بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

39: افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے- حصہ چہارم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ ہم بات کر رہے تھے اس موضوع کے تعلق سے "ضوابط يجب مراعاتها بالنسبة للأفراد والجماعات" (افراد اور جماعتوں کے متعلق بعض ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے)۔

اور ہم بات کر رہے تھے منہج الموازنات کے تعلق سے یعنی اگر کسی بدعتی شخص، یا بدعتی گروہ، یا بدعتی جماعت کی برائیاں بیان کرنی ہیں یا خرابیاں بیان کرنی ہیں یا ان کی تنقید کرنی ہے یا جرح کرنی ہے تو پھر اس تنقید یا جرح کے ساتھ ان کی اچھائیاں بیان نہیں کی جاتیں اور اس موضوع کے تعلق سے دلائل بھی ہم بیان کر چکے ہیں اور علماء کے اور سلف کے اقوال بھی بعض بیان کر چکے ہیں۔

آج کی نشست میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کو آگے بڑھاتے ہوئے شیخ صاحب کے اس قول سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں "ثم إن هؤلاء العلماء السلفيين المعاصرين والذين ردوا على رموز المبتدعة في هذا العصر"۔

"ثم إن هؤلاء العلماء السلفيين المعاصرين" (پھر یہ علماء دور حاضر کے یہ سلفی علماء جنہوں نے رَد کیا ہے بدعتیوں کے بڑے علماء اور اُن کے بڑے سربراہ اور سرداروں کا)۔ رمز کہتے ہیں نشانی کو علامت کو، جو بدعت کے سردار ہیں جو بدعتی گروہوں کے بانی ہیں یا جو بدعت میں بہت آگے ہیں زیادہ معروف اور مشہور ہیں تو دور حاضر کے سلفی علماء نے اِن کا بھی رَد کیا ہے آج کے زمانے میں، "ساروا على المنهج الصحيح" (اور صحیح منہج پر وہ چلتے رہے)۔

صحیح منہج کیا ہے ان رموز المبتدعۃ کا رَد کرتے ہوئے شیخ صاحب فرماتے ہیں" وهو عدم الموازنة بين الحسنات والسيئات" (صحیح منہج رَد کا یہی ہے جس پر وہ چلتے آئے ہیں جو سلف صالحین سے ثابت ہے، جو قرآن اور سنت کے نصوص میں ثابت ہے اور یہ جو منہج رَد کا جو ہے مخالفین یا اہل بدعت کا رَد چاہے افراد ہوں یا جماعات ہوں یہ منہج یہ ہے کہ رَد کرتے ہوئے موازنہ نہیں کیا جاتا حسنات اور سیئات کا (برائیوں کے ساتھ اچھائیاں بیان نہیں کی جاتیں)) "ومن أحسن ما أُلِّف في ذلك" (اور اس موضوع پر سب سے بہترین اور سب سے اچھی تالیف اور تصنیف جو کی گئی ہے) "ونال استحسان العلماء" (اور جو تصنیف علماء کو بھی پسند آئی ان کے استحسان سے بھی یہ تصنیف فائز ہوئی) "هو كتاب: "منهج أهل السنة والجماعة في نقد الرجال والكتب والطوائف"" (اس کتاب کا نام ہے نوٹ کر لیں بڑی پیاری کتاب ہے "منهج أهل السنة والجماعة" اہل سنت والجماعت کا منہج (کس چیز میں؟) "في نقد الرجال والكتب والطوائف")۔

اہل سنت والجماعت کا منہج کیا ہے لوگوں کی تنقید کرنے میں کتابوں کی تنقید کرنے میں اور گروہوں کی تنقید کرنے میں اور اس سے مراد کون ہیں؟ اہل بدعت۔ کیونکہ تنقید اور تجریح اہل بدعت کی کی جاتی ہے چاہے وہ افراد ہوں یا جماعات ہوں یا ان کی کتابیں ہوں۔ یہ کتاب کس کی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں "للشيخ العلامة الدكتور ربيع بن هادي عمير المدخلي حفظه الله" یہ جو کتاب ہے یہ فضیلۃ الشیخ العلامہ الدکتور ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ کی تصنیف ہے، اور شیخ صاحب معروف عالم ہیں دور حاضر کے جرح والتعدیل کے علم بردار ہیں جیسا کہ فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ گواہی دی تھی اپنی زندگی میں کہ جرح والتعدیل کا دور حاضر میں اگر کوئی عالم ہے بلکہ علم بردار ہے جرح والتعدیل کا تو وہ فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ ہیں۔

اور میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ دور حاضر کے ایک عظیم محدث عالم کا جو اہل حدیث علماء اور سلفی علماء کے پائے کے علماء میں سے ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج تک بھی (یعنی اُن کی وفات کو دس (10) سال سے زیادہ ہو گئے ہیں) محدث ان جیسا میں نے دیکھا نہیں ہے۔ کئی محدثین پہلے بھی گزرے ہیں قریبی زمانوں میں اور کئی آ بھی رہے ہیں لیکن جو علم اللہ تعالیٰ نے حدیث کا علم، اور جو راستہ انہوں نے محدثین کا راستہ اختیار کیا علم حدیث میں میں سمجھتا ہوں کہ وہ بے مثال عالم ہیں اور شاید بہت کم زمانوں میں ایسے علماء امت میں آئے ہیں "فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ" اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑا اعزاز ہے شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ کا کہ ایک جرح والتعدیل

اور علم حدیث کے ماہر اور پائے کے عالم یہ گواہی دیتے ہیں کہ جرح والتعدیل کے علم بردار دور حاضر میں وہ شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ ہیں۔ میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں بار بار کہ بعض لوگ آج بھی شک کرتے ہیں اور کہتے ہیں "شیخ ربیع جو ہیں وہ فتنے کا منہج لے کر آئے ہیں، جرح والتعدیل کا منہج جو لے کر آئے ہیں یہ منہج درست نہیں ہے یہ منہج ناقص منہج ہے اس منہج میں بہت ساری خرابیاں ہیں بہت ساری کوتاہیاں ہیں بہت سارے نقائص ہیں کیوں یہ اکیلے شخص ہیں جو جرح والتعدیل کا جھنڈا لے کر پوری دنیا میں گھوم رہے ہیں کیونکہ اور بھی تو علماء موجود ہیں کسی اور کی تنقید لوگ کیوں نہیں کرتے؟!"۔

میرے بھائی! جو جرح والتعدیل شیخ ربیع حفظہ اللہ کر رہے ہیں وہی شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ بھی کر رہے ہیں اور وہی شیخ علامہ البانی بھی کرتے تھے، وہی شیخ بن باز بھی کرتے تھے، شیخ ابن عثیمین (رحمہم اللہ) بھی کرتے تھے اور آج کے زمانے میں شیخ عبید بھی کر رہے ہیں، شیخ عبدالسلام السحیمی بھی کر رہے ہیں اور شیخ صالح الفوزان بھی کر رہے ہیں، شیخ صالح اللحیدان (حفظھم اللہ) بھی کر رہے ہیں سب کر رہے ہیں۔

تو پھر شیخ ربیع حفظہ اللہ کو کیوں ٹارگٹ کیا جاتا ہے؟

اس لیے کہ اہل بدعت کا خاص طور پر اخوان المسلمین کا جو پردہ فاش انہوں نے کیا ہے کسی اور نے نہیں کیا۔ سید قطب کا خصوصی طور پر اُن کی کتابوں کے اندر سے جو خرابیاں، بدعقیدگیاں موجود تھیں منہج تکفیر اُن کی کتابوں کے اندر سے کس نے نکالا ہے؟ یعنی دیکھیں تفسیر کی کتاب "فی ظلال القرآن" یعنی میں نے بچپن یہاں پر گزارا ہے ہر مسجد میں تقریباً ہر مسجد میں یہ نسخہ ملتا تھا فی ظلال القرآن کا مساجد میں، اور سید قطب کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں ایف ایس سی (FSC) میں یہاں پر سعودی عرب کا سلیبس (Syllabus) میں نے پڑھا ہے سید قطب کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں سعودی عرب کے سلیبس (Syllabus) میں تھا نظام تعلیم میں تھا ہم نے خود پڑھی ہیں اور پھر یہاں پر لوگ یعنی بچپن سے جو کسی سے متاثر ہو جائیں وہ شخص ادیب ہے بڑا اچھا لکھتا ہے لیکن منہج میں منحرف ہے اور اس نے اپنا جو بھی زہر گھولنا تھا اس نے اس منہج تعلیم میں گھول دیا آہستہ آہستہ پتہ نہیں چلا اور آہستہ آہستہ اخوان المسلمین کی آپ کو پتہ ہے جو تنظیم ہے وہ دنیا میں کس طریقے سے کینسر کی طرح پھیلی ہوئی ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے اور پوری امت کو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے (آمین))۔

الغرض، تو شیخ ربیع حفظہ اللہ نے اس کی کتابوں سے اور واللہ آپ دیکھیں بغیر حوالے کے کوئی بات نہیں کی، واللہ کسی بات پر تہمت نہیں کی، یہ نہیں کہ ہمارے علماء ہیں ہم باطل میں تائید کر رہے ہیں۔ اُن کی کتابیں گواہی دے رہی ہیں جو انہوں نے لکھا ہے گواہی دے رہا ہے واللہ سورج کی طرح روشن اور عیاں ہے سب کے لیے۔ جہاں پر کسی کا رَد کیا ہے ثبوت پہلے دیا ہے اپنی طرف سے (میں نے نہیں دیکھا)، دیکھیں عالم سے غلطی ہوتی ہے بشر ہیں کوئی نبی تھوڑی ہیں! لیکن میرے علم کے مطابق جو میرا مطالعہ ہے ناقص اور قاصر مطالعہ ہے کہ فضیلۃ الشیخ ربیع حفظہ اللہ نے جو بھی تنقید کی ہے جس کی بھی جرح کی ہے دلیل کے ساتھ کی ہے اور کسی فروعی مسائل میں نہیں دیکھی میں نے اصولی مسائل میں عقیدے کے اصول میں اور کوئی بھی شخص اگر ابھی بھی اس کو شک اور شبہ ہے اس مسئلے میں کتابیں موجود ہیں جا کر دیکھ لیں۔ اگر اس کو عربی نہیں آتی اپنے عالم کے پاس لے کر جائے جس کو عربی آتی ہے اگرچہ مخالف ہی کیوں نہ ہو واللہ وہ بھی اگر انصاف کی نظر سے دیکھے گا وہ بھی یہی کہے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کتاب "منهج أهل السنة والجماعة في نقد الرجال والكتب والطوائف للشيخ العلامة الدكتور ربيع بن هادي عمير المدخلي حفظه الله" (یہ کتاب ہے) "وقد أيّد منهج النقد الذي ذكره الشيخ ربيع أبرز علماء هذا العصر" (اور جو منہج نقد کا شیخ ربیع حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے جس میں موازنات بالکل نہیں ہیں (اچھائیاں اور برائیاں دونوں بیان کرنا بالکل نہیں ہیں بلکہ رَد کیا سختی سے رَد کیا ہے دلائل کی روشنی میں اس کتاب میں اور بہت ساری دیگر تصنیفات میں بھی) یہی منہج شیخ صاحب فرماتے ہیں جو شیخ ربیع (حفظہ اللہ) لے کر آئے ہیں ان علماء کے جو سب سے بڑے اور پائے کے علماء ہیں انہوں نے اس منہج کی تائید کی ہے مخالفت نہیں کی) "ومنهم الشيخ العلامة الإمام عبدالعزيز بن باز رحمه الله ، والشيخ العلامة محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله والشيخ العلامة صالح الفوزان حفظه الله" (یہ علماء) "وغيرهم" (ان کے علاوہ بھی ان علماء نے اس کتاب کی تائید کی ہے اور تقدیم بھی اس کتاب کی کی ہے (مزے کی بات ہے))۔

یعنی شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو دیکھا ہے، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے دیکھا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے دیکھا ہے اور تقدیم بھی لکھی ہے (سبحان اللہ) اور جو اس کتاب میں ہے اس کی تائید بھی ہے کہ "منہج النقد" اہل سنت والجماعت کا منہج نقد میں اور جرح میں جو ہے چاہے وہ افراد کا ہو یا جماعات کا ہو یا کتابوں کا ہو یا گروہوں

کاہو طوائف کا ہو اہل بدعت میں سے وہ یہی منہج ہے جو سلف کا ہے جو قرآن اور سنت میں ثابت ہے وہی منہج ہے اور آج کے علماء کا بھی الحمدللہ یہی منہج ہے (سلفی علماء کا خاص طور پر ہر عالم کا نہیں) ایسے علماء موجود ہیں۔

جب مودودی کی بات کی جاتی ہے تو کہتے ہیں "اس نے اچھائیاں بھی تو کی ہیں اس کی اچھائیاں کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟!"۔ سید قطب کی بات کی جاتی ہے کہتے ہیں "اس کی اچھائیاں بھی تو ہیں ان کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟!"۔

یہ منہج الموازنات ہے یہ اہل بدعت کا منہج ہے اور یاد رکھیں یہ نشانی نوٹ کر لیں کہ جو بھی موازنات کی بات کرتا ہے جب آپ کسی بدعتی کا رَد کرتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ اس کی اچھائی بھی بیان کر دو تو دونوں میں سے ایک شخص ہے یا تو جاہل ہے اسے پتہ نہیں ہے کہ منہج موازنات ہوتا کیا ہے اور باطل ہے یا وہ اُن ہی میں سے ہے جن کی وہ تائید کر رہا ہے (دونوں میں سے ایک بات ضرور ہے یا جاہل ہے یا اُن ہی میں سے ہے جن کا وہ دفاع کر رہا ہے تیسری بات ہے ہی نہیں)۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد سُئل سماحة الشيخ العلامة عبدالعزيز ابن باز السؤال التالي" (فضیلۃ الشیخ العلامہ الامام الوالد عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا) "بالنسبة لمنهج أهل السنة والجماعة في نقد أهل البدع وكتبهم" (اس منہج کے تعلق سے سوال کیا گیا کہ اہل سنت والجماعت کا منہج اہل بدعت کی تنقید میں اور ان کی کتابوں کے رَد میں) "هل من الواجب ذكر محاسنهم ومساوئهم فقط أم فقط مساوئهم" (کیا یہ واجب ہے کہ ہم جب اہل بدعت کا رَد کریں یا تنقید کریں یا ان کی کتابوں کا رَد کریں یا ان کی کتابوں کی تنقید کریں کیا یہ واجب ہے ہمارے اوپر کہ ہم ان کی اچھائیاں بھی بیان کریں برائیوں کے ساتھ (دونوں) یا صرف برائیاں بیان کریں یا غلطیاں بیان کریں صرف؟)۔

"فأجاب رحمه الله" (فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "المعروف في كلام أهل العلم" (اہل علم کے کلام میں جو بات معروف ہے) "نقد المساوئ للتحذير" (کہ جو برائیاں ہیں وہی بیان کی جاتی ہیں تحذیر اور تنبیہ کے لیے)۔ تاکہ لوگ آگاہ ہو جائیں اور ان سے دوری اختیار کر لیں، اِن مناہج باطلہ سے بھی دوری اختیار کر لیں اُن لوگوں سے بھی دوری اختیار کر لیں، ان جماعتوں سے بھی دوری اختیار کر لیں اور ان کی کتابوں سے بھی دوری اختیار کر لیں یہ تحذیر سب سے ہے جب نقد کی ہے۔ "وبيان الأخطاء التي أخطؤا فيها للتحذير منها" (اور جو غلطیاں انہوں نے بیان کی ہیں ان لوگوں کی اہل بدعت کی اس لیے بیان کی ہیں تاکہ لوگ ان سے آگاہ ہو جائیں اور ان سے دوری اختیار کر

لیں اوران کے لیے تنبیہ ہو جائے) ”أما الطیب معروف مقبول الطیب“ (ان میں سے جو اچھا ہے(یعنی جو اہل سنت میں سے ہے جس نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے اہل بدعت میں سے نہیں ہے) وہ تو معروف ہے وہ مقبول بھی ہے وہ اچھا بھی ہے) ”لكن المقصود التحذير من أخطائهم“ (مقصد یہ ہے کہ جو اہل بدعت میں سے ہیں ان کی جو غلطیاں ہیں ان سے تحذیر اور تنبیہ کرنا مقصود ہے) ”الجهمية، المعتزلة،الرافضة“ (جیسا کہ جہمی ہیں معتزلی ہیں رافضی ہیں) ”وما أشبه ذلك “ (اوران جیسی جو دوسری جماعتیں ہیں) ”فإذا دعت الحاجة إلى بيان“ (بس جب ضرورت ہوتی ہے کسی چیز کے بیان کرنے کی یا وضاحت کی جب ضرورت پڑتی ہے) ”ما عندهم من حق يبين“ (ان اہل بدعت کے پاس جو حق ہے جب ضرورت پڑتی ہے تب بیان کیا جاتا ہے ہمیشہ بیان نہیں کیا جاتا)۔ کب ضرورت پڑتی ہے؟”وإذا سأل السائل ماذا عندهم من الحق، ماذا وافقوا فيه أهل السنة؟“ (جب سوال کرنے والا وہ سوال کرے کہ اب ان کے پاس کوئی حق بھی ہے کہ نہیں؟ اہل بدعت تو ہیں غلطیاں تو بیان کر دی گئی ہیں کوئی حق پر بھی ہیں یا کسی چیز میں اہل سنت سے موافقت بھی کی ہے یا ہر چیز میں مخالفت کی ہے ؟)۔ تب اس وجہ سے اس اعتبار سے ان کے پاس جو حق ہے جو ان کی کوئی اچھائی ہے تب بیان کی جاتی ہے ابتداءً بیان نہیں کی جاتی۔

”والمسئول يعلم ذلك يبين“ (اور جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ یہ جانتا ہو کہ سائل اس لیے سوال کر رہا ہے)۔ دیکھیں (سبحان اللہ) یہ بھی قید ہے یہ نہیں کہ موازنات کا منہج لے کر آیا ہے اس لیے دونوں باتیں کر رہا ہے، نہیں! جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ جانتا ہے کہ اب یہ جو سوال کر رہا ہے اس کی وضاحت تو ہو گئی بات کی غلطی تو اس نے جان لی ہے اب یہ صرف جاننا چاہتا ہے کوئی اچھی بات جو اہل سنت سے اُس کی موافقت بھی اُن کی ہے کہ نہیں۔”لكن المقصود الأعظم“ (لیکن جو سب سے بڑا مقصد ہے نقد کا اور رَد کا)”والأهم“ (اور جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس مسئلے میں) ”بيان ما عندهم من الباطل“ (جو ان کے پاس باطل ہے اس کو بیان کرنا(یہی اہم ہے اور یہی سب سے ضروری بات ہے))۔ کیوں؟ ”ليحذر السائل ولئلا يميل إليهم“ (تاکہ جو سوال کرنے والا ہے وہ ان سے آگاہ ہو جائے اور ان کی طرف مائل نہ ہو)۔

اصل مقصد یہی ہے نا! جب آپ کسی بدعتی کا جو کوئی شخص ہو یا گروہ ہو یا کوئی کتاب ہو رَد کرتے ہیں یا ان کی غلطیاں بیان کرتے ہیں آپ کا مقصد کیا ہوتا ہے آپ اس سے آگاہ کر رہے ہیں دوری اختیار کرنے کے لیے یا آپ یہ چاہتے ہیں

کہ وہ اس جماعت میں اس شخص کے ساتھ شامل ہو جائے اور یہ کتاب پڑھے آپ چاہتے کیا ہیں مقصد کیا ہے آپ کا؟ اگر آپ کا مقصد دوری اختیار کرنا ہے تو پھر آپ نے اچھائی بیان نہیں کرنی ورنہ پھر اچھائی بیان کرنے سے مقصد آپ کا تبدیل ہو جاتا ہے۔

"فسألە آخر" (کسی اور نے شیخ صاحب سے سوال کیا(شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے)) "فيه أناس يُوجبون الموازنة" (بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو کہتے ہیں واجب ہے موازنہ کریں (اگر برائی بیان کرنی ہے تو اچھائی بھی ساتھ بیان کریں)) "أنك إذا انتقدت مبتدعاً ببدعته لتحذر الناس منه يجب أن تذكر حسناته حتى لا تظلمه"((سبحان اللہ) کسی اور سائل نے کہا کہ بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو موازنات کو واجب قرار دیتے ہیں کہ جب آپ کسی بدعتی کی بدعت کو نقد کرتے ہیں اس کو بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سے آگاہ ہو جائیں اب تمہارے اوپر یہ بھی واجب ہے کہ اس کی اچھائیاں بیان کردو تاکہ اس پر ظلم نہ ہو)۔

"فأجاب الشيخ رحمه الله" (فضیلۃ الشیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ جواب میں فرماتے ہیں) "لا ما هو بلازم ما هو بلازم"(یہ لازمی نہیں ہے یہ لازمی نہیں ہے(یہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو میں نقل کر رہا ہوں اس کتاب سے "کن سلفیاً علی الجادۃ")) "ولهذا إذا قرأت كتب أهل السنة" (اس لیے اگر آپ پڑھتے ہیں اہل سنت والجماعت کی کتابیں) "وجدت أن المراد التحذير" (آپ یہ ضرور پاتے کہ مراد ان کتابوں میں تحذیر ہے(یہی مقصد تھا ان کتابوں کو لکھنے کا اہل بدعت سے آگاہی اور تحذیر ہے)) "إقرأ" (مثال کے طور پر) "في كتب البخاري" (امام بخاری کی کتابوں میں پڑھیں جیسا کہ) "خلق أفعال العباد" (خلق افعال العباد یہ امام البخاری محمد بن اسماعیل أبي عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے(جیسا کہ صحیح بخاری ہے یہ کتاب بھی اسی طریقے سے ہے جس میں عقیدے کے بعض اہم مسائل بیان کیے گئے ہیں بڑی پیاری کتاب ہے)) "في كتاب الأدب في الصحيح" (اور صحیح بخاری میں کتاب الادب بھی دیکھ لیں آپ کتاب الادب میں بھی آپ کو یہ منہج نظر آئے گا) "كتاب السنة لعبد الله بن أحمد" (اور کتاب السنۃ امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں بھی دیکھ لیں) "كتاب التوحيد لابن خزيمة" (اور کتاب التوحید ابن خزیمہ (رحمہ اللہ) کی کتاب دیکھ لیں اس میں بھی آپ کو یہی ملے گا)"رد عثمان بن سعيد الدارمي رحمه الله على أهل البدع"(اور امام عثمان بن سعید الدارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بدعت کا رد کیا(جیسے کہ بشر المریسی کا رد کیا معروف ہے ان کا بشر المریسی کا

رَد اور یہ بھی ایک عقیدے کی کتاب ہے جس میں آپ کو رَد نظر آئے گا صرف رَد ہو گا جس میں موازنہ نہیں ہو گا اچھائی بُرائی دونوں بیان نہیں کی جائے گی))۔ آپ کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں سلف کی کتابیں، سلف کے علماء کی کتابیں جن میں انہوں نے رَد کیا اہل بدعت کا وہاں پر آپ کو ان اہل بدعت کی اچھائی بیان کرنا نظر نہیں آئے گا۔''إلى غير ذلك يوردونه للتحذير من باطلهم'' (ان کے علاوہ بھی اور تصنیفات ہیں اور کتابیں ہیں ان کتابوں میں یہ ساری باتیں اس لیے بیان کی جاتی ہیں تاکہ ان کے باطل سے تحذیر اور آگاہ کیا جائے)''ما هو المقصود تعديد محاسنهم'' (اصل مقصد ان کتابوں کی تصنیف میں ان کی اچھائیاں گننے یا تعداد کرنے میں نہیں ہے کہ ان کی کیا اچھائیاں ہیں) ''المقصود التحذير من باطلهم'' (اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے باطل سے تحذیر اور آگاہ کرنا) ''ومحاسنهم لا قيمة لها'' (ان کی جو اچھائیاں ہیں ان کی کوئی قیمت بھی نہیں ہے) ''بالنسبة لمن كفر'' (اس کے لیے جس نے کفر کیا ہے) ''إذا كانت بدعته تكفره'' (کیونکہ اگر اس کی بدعت بدعۃ مکفرہ ہے)''بطلت حسناته'' (اس کی ساری کی ساری اچھائیاں باطل ہو گئی ہیں مٹ گئی ہیں کیونکہ کفر کے ساتھ کوئی نیک عمل باقی رہتا نہیں ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَئِنۡ أَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (الزمر: 65)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ بھی شرک کریں میں تیرے سارے عمل بھی اکارت کر دوں)۔ تو کفر کے ساتھ کوئی بھی صالح عمل باقی نہیں ٹھہرتا۔

''وإن كانت لا تكفره'' (اور اگر اس کی بدعت بدعۃ مکفرہ نہیں ہے بدعۃ غیر مکفرہ ہے) ''فهو على خطر عظيم'' (تب تو وہ بڑے عظیم خطرے میں ہے) ''فالمقصود بيان الأخطاء والأغلاط التي يُحذر منها'' (اصل مقصد یہ ہے کہ جو غلطیاں ہیں جو خطائیں ان لوگوں نے کی ہیں (اہل بدعت نے کی ہیں) ان کو بیان کرنا ہے جن سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے اور تحذیر کی جاتی ہے)۔

یہ "النصر العزیز" تصنیف ہے اس کے مقدمے میں شیخ صاحب نے یہ بیان کیا ہے۔ طائف میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے سن 1413 ہجری میں (اب 1436 ہجری ہے) تیئس سال پہلے سے یہ علماء کے یہ اقوال موجود ہیں اور محفوظ ہیں، تیئس سالوں سے علماء یہ بات بار بار بیان کر رہے ہیں لیکن بعض لوگوں کو ابھی تک بھی عقل نہیں آئی ابھی تک بھی سمجھ نہیں آئی!

آگے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں ”وسئل الشيخ العلامة صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله بعد أن سئل عدة أسئلة حول الجماعات السؤال التالي“ (فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا بہت سارے سوالوں کے ساتھ جن کا تعلق جماعتوں کے احوال سے تھا یہ سوال پوچھا گیا) ”يا شيخ نحذر منهم دون أن نذكر محاسنهم مثلا أو نذكر محاسنهم ومساوءهم؟“ (فضیلۃ الشیخ جب ہم اہل بدعت کا رد کریں یا ان کی کوئی غلطیاں بیان کریں جب ان کی تحذیر کریں کیا ان کی تحذیر کرتے وقت ہم ان کی کوئی اچھائی بھی بیان کریں کوئی محاسن بھی بیان کریں مثلاً یا ان کی اچھائیاں اور برائیاں دونوں بیان کریں؟)۔ یعنی تحذیر کرتے وقت صرف برائیاں بیان کریں اور ان کی اچھائیاں بیان نہ کریں یا دونوں بیان کریں سائل نے یہ سوال کیا۔

”فأجاب“ (فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ جواب میں فرماتے ہیں) ”إذا ذكرت محاسنهم معناه دعوت لهم“ (اگر آپ ان کی اچھائیاں بیان کرتے ہیں برائیوں کے ساتھ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کی طرف دعوت دے رہے ہو)۔ کتنی پیاری بات ہے! یعنی جب کسی باطل گروہ کا رد کرتے ہو چاہے وہ شخص ہو جماعت ہو یا کسی بدعتی کی کتاب کا رد کرتے ہو اور پھر کوئی اچھائی بھی بیان کر دیتے ہو اس کتاب کے مصنف کی یا اس کتاب کی یا اس گروہ کی یا اس شخص کی تو اس کا مطلب کیا ہوا اچھائی بیان آپ نے کیوں کی ہے؟ تو حقیقتاً آپ ان کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔”لا لا تذكر محاسنهم“ (نہیں ہرگز نہیں! ان کی اچھائیاں ہرگز بیان نہیں کریں) ”أذكر الخطأ الذي هم عليه فقط“ (ان کی جو خطاء ہے جو غلطی ہے صرف اسی کا ذکر کریں) ”لأنه ما هو موكول لك أن تدرس وضعهم“ (تمہارے ذمے یہ کام نہیں لگایا گیا کہ تم ان کی پوری ہسٹری جا کر دیکھو کیا اچھائی ہے اور کیا برائی ہے) ”وتقوم شخصياتهم“ (اور پھر ان کی شخصیت پر آپ تقویم کریں اور دیکھو اچھی ہے یا بُری ہے) ”أنت موكول لك ببيان الخطأ الذي عندهم“(تمہارے ذمے صرف یہ کام ہے جو خطاء جو غلطیاں انہوں نے کی ہیں جن غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے ان کو بیان کرنا ہے)”الذي عندهم من أجل أن يتوبوا منه“ (جن غلطیوں کا انہوں نے ارتکاب کیا ہے ان کو بیان کرنا مقصد ہے یہی تمہارے ذمے کام ہے (کیوں؟) تاکہ وہ ان سے توبہ کریں)۔ جب آگاہی ہو گی پتہ چلے گا کہ یہ غلط ہے یہ بدعت ہے تب وہ توبہ بھی کریں گے۔”ومن أجل“ (اور دوسری وجہ یہ ہے) ”أن يحذره غيره“ (تاکہ دوسرے لوگ ان سے آگاہ رہیں اور ان سے دوری اختیار کریں اور ان کو تنبیہ ہو جائے) ”أما إذا ذكرت محاسنهم“ (اور اگر آپ ان کی اچھائیاں بھی بیان کرتے

ہیں) ”قالوا، هذا الذي نبغيه“ (تو پھر وہ یہی کہیں گے کہ یہی تو ہم چاہتے ہیں)”مقدمة النصر العزيز“ (اُسی کتاب میں صفحہ نمبر 8 میں اور یہ تیسرا درس ہے فضیلۃ الشیخ کا انہوں نے بھی طائف میں یہ درس 1413 ہجری میں ان سوالوں کا جواب دیا)۔

”وسئل فضيلة الشيخ عبدالعزيز المحمد السلمان رحمه الله“ (فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز محمد السلمان رحمہ اللہ) ”السؤال التالي“ (ان سے یہ سوال پوچھا گیا)۔اور یہ شیخ زیادہ معروف نہیں ہیں طلاب علم میں اور یہ شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں، شیخ بن باز رحمہ اللہ کے ہم عمر ہیں اور ان کے ساتھی ہیں، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں اور ان کی وفات بھی 1422 ہجری میں ہوئی یعنی ان کے ساتھ تقریباً آگے پیچھے تھوڑا سا اسی وقت میں وفات ہوئی۔یہ سوال کیا گیا فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز محمد السلمان رحمہ اللہ سے:”هل تشترط الموازنة بين الحسنات والسيئات في الكلام على المبتدعة“ (کیا یہ شرط لازمی ہے کہ جب اہل بدعت پر ہم کلام کریں ان کی اچھائیاں اور برائیاں بیان کریں لیکن ایک شرط ہے (سائل نے یہ شرط رکھی ہے)) ”في منهج السلف“ (منہج سلف میں کیا یہ شرط موجود ہے کہ جب اہل بدعت کی ہم بدعت بیان کریں لوگوں کو آگاہ کریں ان کی غلطیاں بیان کریں کیا ان کی کوئی اچھائی بھی بیان کریں؟)۔

سائل نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے حالانکہ بڑے عالم ہیں سائل نے کیا سوال کیا؟ ”في منهج السلف“،یہ قید لگائی منہج سلف میں کیا یہ شرط موجود ہے؟اب جواب سنیں:

”فأجاب رحمه الله“ (فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز محمد السلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”اعلم وفقنا الله وإياك وجميع المسلمين“ (یہ جان لو اللہ تعالٰی ہمیں اور آپ کو اور سب مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے) ”أنه لم يؤثر عن أحد من السلف الصالح من الصحابة والتابعين وتابعيهم بإحسان“ (یہ کسی سے ثابت نہیں ہے سلف میں سے (سلف صالحین میں سے) چاہے وہ صحابہ ہوں یا تابعین ہوں یا ان کے بعد میں آنے والے جو ان کی اتباع احسان کے ساتھ کرتے آئے ہیں) ”تعظيم أحد من أهل البدع“ (کہ اہل بدعت میں سے کسی کی بھی تعظیم انہوں نے کی ہو) ”والموالين لأهل البدع والمنادين بموالاتهم“ (اور نہ ہی ان کی تعظیم کی ہے جو اہل بدعت کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں یا ان کی دوستی کی طرف دوسروں کو بلاتے ہیں)”لأن أهل البدع مرضى القلوب“ (کیونکہ جو اہل بدعت ہیں وہ دلوں کے مریض ہیں) ”ويخشى على من خالطهم أو اتصل

بهم" (تو یہ ڈر رہتا ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ملتے ہیں یا ان سے کوئی تعلق قائم کرتے ہیں) "أن يصل إليه ما بهم من هذا الداء العضال" (کہ یہ مرض ان میں بھی منتقل ہو جائے یہ خطرناک مرض) "لأن المريض يعدي الصحيح ولا عكس" (کیونکہ جو مریض ہے وہی اچھوت ہوتا ہے اور وہی بیماری منتقل صحیح تندرست شخص کی طرف کرتا ہے نا کہ تندرست شخص بیمار شخص کی طرف کوئی بیماری منتقل کرتا ہے) "فالحذر الحذر" (تو میں آگاہ کرتا ہوں آگاہ کرتا ہوں) "من جميع أهل البدع" (سب اہل بدعت سے) "ومن أهل البدع الذين يجب البعد عنهم وهجرانهم" (اور خاص طور پر ان اہل بدعت سے جن سے دوری اور ہجر اختیار کرنا لازمی ہے اور واجب ہے جیسا کہ) "الجهمية، والرافضة، والمعتزلة، والماتريديه، والخوارج، والصوفية، والأشاعرة، ومن على طريقتهم المنحرفة عن طريقة السلف" (یہ گروہ ہوں یا ان کے علاوہ کوئی بھی گروہ ہو جس نے اپنا ایک منہج اور راستہ اختیار کیا ہے اور بنایا ہوا ہے جو منہج سلف صالحین سے دور ہے اور منحرف ہے (اور سلف صالحین کے راستے سے دور ہے)) "فينبغي للمسلم أن يحذرهم ويحذر منهم" (تو مسلمان پر لازمی ہے اور واجب ہے کہ وہ خود ان سے آگاہ ہو جائے اور آگاہ رہے اور دوسروں کو بھی ان سے آگاہ رکھے تاکہ وہ ان سے دوری اختیار کر لیں)۔

یہ بھی اُسی کتاب میں سے لیا گیا ہے "مقدمۃ النصر العزیز" صفحہ نمبر 12 میں، یہ کتاب موجود ہے مطبوع ہے۔

"وسئل الشيخ الألباني رحمه الله" (فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا) "عن قاعدة الموازنة" (موازنے کے اس قاعدے سے متعلق سوال کیا گیا) "فأنكرها" (شیخ صاحب علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انکار کیا) "وجاء في كلامه" (اور علامہ البانی کے بعض الفاظوں کا شیخ صاحب یہاں ذکر کرتے ہیں ان الفاظوں میں سے چند کا ذکر شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں) "من أين لهم أن الإنسان إذا جاءت مناسبة لبيان خطأ مسلم إن كان داعية أو غير داعية" (یہ کہاں سے یہ لوگ لے کر آئے ہیں کہ اگر کوئی ایسی مناسبت ہو کوئی ایسا وقت آئے جس میں کسی مسلمان کی غلطی بیان کرنا مقصود ہو چاہے وہ داعی ہو یا غیر داعی ہو (یعنی دعوت و تبلیغ سے منسلک ہو یا دعوت تبلیغ سے منسلک نہ ہو کسی مسلمان کی جب خطاء یا غلطی بیان کرنا مقصود ہوتی ہے یہ بات کہاں سے یہ لوگ لے کر آئے ہیں؟!)) "لازم يعمل محاضرة" (کہ وہ پورا لیکچر دے دے) "يذكر فيها محاسنه من أولها إلى آخرها" (جس میں وہ اس کی غلطی کے ساتھ ساتھ اس کی ساری اچھائیاں بیان کردے شروع سے آخر تک پورا لیکچر دے دے

اس میں (یہ لوگ کہاں سے یہ بات لے کر آئے ہیں؟!)) "الله أكبر شيء عجيب" (یہ بڑی عجیب بات ہے بڑی عجیب چیز ہے!)۔ سبحان اللہ، واقعی عجیب چیز ہے!

اور اس کا حوالہ ہے "من أجوبة الألباني على أسئلة أبي الحسن الدعوية"۔ یہ ریکارڈنگ موجود ہے اس ریکارڈنگ میں سے شیخ صاحب نے یہ قول نقل کیا ہے۔ پھر شرح میں اپنے ہی اس قول کی طرف شیخ عبدالسلام فرماتے ہیں کہ جس کی تنقید کی جاتی ہے ناحق کی بنیاد پر تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حق کو رَد کرے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ حق کی طرف پلٹے اور اسے خوش ہونا چاہیے کہ اسے حق کی طرف بلایا جارہا ہے اور وہ حق کی طرف واپس پلٹ رہا ہے اگر وہ سچا ہے کہ وہ حق پر ہے اور حق کی اتباع کرنا ہی حق ہے (سبحان اللہ)۔

"وما تقدم" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اور جو باتیں گزر چکی ہیں) "عن علماء السلف المتقدمين والمعاصرين" (ہم پہلے جو بیان کر چکے ہیں سلفی علماء جو گزر چکے ہیں یا جو دورِ حاضر میں موجود ہیں) "يتبين" (یہ بات واضح اور عیاں ہو جاتی ہے) "أنه ليس من منهج السلف الموازنات في نقد أهل الباطل" (یہ منہج موازنات اہل باطل کی تنقید کرتے وقت یہ سلف کا منہج نہیں ہے)۔ سلف کے منہج میں سے نہیں ہے یہ بات واضح ہے کہ نہیں کوئی شک وشبہ باقی رہتا ہے؟! "وأن ذلك المنهج" (اور یہ جو منہج ہے) "أي الموازنة بين الحسنات والسيئات عند النقد" (کہ اچھائیاں اور برائیاں منہج موازنات (یعنی اچھائیاں اور برائیاں) دونوں بیان کرنا تنقید کرتے وقت) "يؤدي إلى مفاسد كبيرة وخطيرة جداً" (اور یہ منہج جو ہے موازنات کا تنقید کرتے ہوئے اہل بدعت کی برائیاں بیان کرتے ہوئے ان کی اچھائیاں بھی بیان کرنا اس سے بہت بڑے اور خطرناک مفسدے لاحق ہوتے ہیں) "وأهمها" (جن میں سے بعض اہم بڑے اور خطرناک جو مفاسد اور برائیاں ہیں وہ یہ ہیں):

1-"تجهيل السلف" (سب سے پہلے یہ بات لازم آتی ہے جو منہج موازنات کی طرف بلاتے ہیں لوگوں کو کہ ایسے لوگ سلف صالحین کی تجہیل کر رہے ہیں کہ وہ جاہل تھے)۔

یہ بات کیسے آئی کہ جاہل تھے؟ ظاہر ہے جب انہوں نے رَد کرتے وقت اہل بدعت کا کوئی ایک اچھائی بھی بیان نہیں کی اور یہ لوگ کہتے ہیں اچھائیاں بیان کرنا لازمی ہے تو دونوں میں سے ایک عالم ہے ایک جاہل ہے (یا تو یہ عالم ہیں وہ جاہل تھے، یا وہ عالم تھے یہ جاہل ہے ان کے نزدیک حقيقتاً)۔ زبان سے نہیں کہتے زبان سے تو سلف صالحین، سلف صالحین

رٹ لگائے رکھتے ہیں چوبیس گھنٹے،ان کی کتابوں میں ، تقریروں میں سلف کے اقوال کوٹ (quote) کرنا، دیکھ لیں حزبیوں کو، اخوانیوں کو، دواعش کو، اور اخوان المسلمین کو اور القاعدہ والوں کو یہی سلف صالحین کے اقوال ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال بڑی کثرت سے کوٹ (quote) کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کو زندہ جلادیا اور وجہ کیا بتائی؟ ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) کا قول لے کر آئے ہیں۔ واللہ سلف ان سے بَری ہیں، ابن تیمیہ بھی ان سے بَری ہیں اور اہل سنت بھی ان سے بَری ہیں۔

الغرض، تو سب سے پہلا جو مفسدہ خطرناک اور عظیم مفسدہ اس منہج سے جو لازمی آتا ہے وہ کیا ہے؟ "تجهيل السلف" کہ سلف جاہل تھے۔

2-"رميهم بالظلم والجور" (کہ سلف صالحین نے اہل بدعت پر ظلم کیا)۔

تہمت ہے کہ نہیں سلف صالحین پر کہ انہوں نے ظلم کیا؟ کیسے؟ کہ انہوں نے صرف بُرائی بیان کی ہے اور یہی ان کے نزدیک انصاف تھا۔ اِن کے نزدیک انصاف کس میں ہے؟ بُرائی کے ساتھ اچھائی بھی بیان کرنا لازمی ہے۔ تو دونوں میں سے ایک منصف ہے اور ایک مجرم ہے ظالم ہے۔ دونوں میں سے کون ہے؟ سلف نے تو ہمارا ایمان ہے یقین ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ حق پر تھے اور انصاف کرنے والے تھے اور عالم تھے جاہل نہیں تھے نہ ہی ظالم تھے تو پھر یہ بات لازمی آتی ہے کہ یہی لوگ خود جاہل ہیں یہی ظالم ہیں۔

3- تیسری بات جو سب سے زیادہ خطرناک ہے ان دونوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں "تعظيم البدع وأهلها" (بدعت کی تعظیم ہوتی ہے اور اہل بدعت کی تعظیم بھی ہوتی ہے (دونوں کی تعظیم ہوتی ہے)) "وتحقير أئمة السلف" (اور آئمہ سلف کی تحقیر ہوتی ہے (منہج سلف کی بھی تحقیر ہوتی ہے))۔

وہ کیسے؟ جب بُرائی کے ساتھ اچھائی بیان کر دی ہے عوام الناس میں دونوں میں سے کون سی بات ان کے لیے واضح ہو جائے گی اچھائی یا بُرائی؟ اچھائی (عوام الناس بُرائی نہیں دیکھتے)۔ میں بتادوں ایک بڑی بات یہ بات بھی دیکھ لیں آپ کہ جو عوام الناس ہیں جب آپ موازنے کی بات کرتے ہیں ایک شخص جو ہے وہ دہشت گردی پھیلاتا ہے لیکن نمازی بھی ہے وہ تہجد بھی پڑھتا ہے، وہ دن میں روزہ بھی رکھتا ہے، وہ فقراء کی مدد بھی کرتا ہے پہلی بات گئی کہ نہیں دہشت گردی پر بات کہاں رہی؟! ارے جب اتنی خوبیاں ہیں اتنی اچھائیاں ہیں اور پھر اس کے پاس کوئی دلیل بھی تو ہو گی اس

کے پاس کوئی ثبوت بھی تو ہو گا،اس کے پاس علماء کے اقوال بھی تو ہوں گے اِن کے بھی علماء ہیں اُن کے بھی علماء ہیں پھر بات کہاں تک پہنچ جاتی ہے! لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ دہشت گردی پھیلائی ہے منہج سلف سے ہٹ گئے ہیں اپنا باطل منہج اختیار کیا ہے امت میں دہشت گردی پھیلائی ہے یہ اہل باطل اہل بدعت ہے بس سننے والا کیا سمجھے گا؟اب کہیں پر آپ نے اسے کوئی موقع دیا ہے کہ کہیں سے بھی وہ یہ جان لے کہ اس میں کوئی اچھائی بھی ہے؟اس کو پتہ ہے کہ کلمہ پڑھتا ہے مسلمان ہے نمازی بھی ہے روزے بھی رکھتا ہو گا صلاۃ الیل (تہجد) بھی پڑھتا ہو گا لیکن یہ بات اس کے بیک گراؤنڈ(Background) میں ہے،جب آپ دونوں چیزیں بیان کرتے ہیں پھر یہ بات ابھر کر سامنے آتی ہے اس کی جو اصل جو جرح جو تنقید ہے وہ باقی نہیں رہتی اور جو اس کی اچھائیاں بیان کی گئی ہیں وہی باقی رہتی ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی جو اہل بدعت ہیں اہل باطل ہیں جو ان بدعتیوں کی تائید کرتے ہیں ان کی حمایت کرتے ہیں ان کو بھی موقع مل جائے گا کہیں گے دیکھو تمہارا عالم بھی تو تعریف کرتا ہے تمہارے عالم نے بھی تعریف کی ہے،ہاں غلطی بیان کی ہے غلطی کس سے نہیں ہوتی غلطی سب سے ہوتی ہے تمہارے علماء بھی تعریف کرتے ہیں تمہارے علماء بھی تائید کرتے ہیں تم کون ہوتے ہو؟!

اس لیے یہ منہج بالکل واضح ہے واللہ سورج کی طرح عیاں ہے جو اس منہج کو نہیں سمجھ سکتا تو وہ خود نہیں سمجھنا چاہتا۔سچ بات ہے کہ جو نہیں سمجھنا چاہتا وہی نہیں سمجھے گا ورنہ مجھے بتائیں اس میں سے کون سی ایسی بات ہے جو سمجھنے کے لائق یا قابل نہیں ہے اللہ کے لیے مجھے بتائیں؟! کتنے دروس ہو چکے ہیں ایک ہی بات ہم پڑھ رہے ہیں منہج الموازنات،قرآن مجید کی آیات،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان،صحابہ کرام کے اقوال،تابعین کے اقوال،سلف کے اقوال،دور حاضر کے علماء﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ (التوبۃ:100) کے اقوال واضح اقوال اور علماء ایسے جو اُمت میں معروف اور مشہور ہیں اس کے باوجود بھی اور یہ خرابیاں بھی بیان کی جا رہی ہیں کہ اس منہج موازنات سے یہ خرابیاں لازم آتی ہیں "تجهيل السلف ہے"، "رميهم بالظلم والجور"ہے اور تعظیم بدعت اور اہل البدع ہے، "وتحقير أئمة السلف" یہ بھی لازمی چیزیں آتی ہیں۔اس کے باوجود بھی لوگ نہیں سمجھ رہے تو مطلب کیا ہے؟ وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے! تو ان کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کو ایک دل عطا فرمائے جس سے وہ اس حق منہج کو سمجھ سکیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے (آمین)۔ ’’وما هم عليه من السنة والحق‘‘ (اور آئمہ سلف کی تحقیر کرنا اور جس سنت اور حق پر وہ قائم ہیں اس کی بھی تحقیر کرنا (تو یہ بات اس سے لازمی آتی ہے))۔

اور شیخ صاحب نے اس بات کو کوٹ (quote) کیا ہے بڑی پیاری کتاب ہے المحجة البیضاء في حمایة السنة الغراء لفضیلة الشیخ العلامہ ربیع ابن ہادی المدخلی حفظہ اللہ، صفحہ نمبر 127 میں۔ تو شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ نے یہ جو خطرناک باتیں بیان کی ہیں یہ کس سے لی ہیں انہوں نے ؟ فضیلة الشیخ العلامہ ربیع ابن ہادی المدخلی حفظہ اللہ کی اس کتاب سے "المحجة البيضاء في حماية السنة الغراء" یہ بڑی پیاری اور عظیم کتاب ہے۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں: ’’ثم أن الملفت للنظر أن أصحاب الدعوة إلى المناداة بالموازنة بين الحسنات والسيئات‘‘ (جو چیز قابل غور ہے ان لوگوں میں جو اس دعوت والے ہیں جو موازنات کی طرف بلاتے ہیں اور دعوت موازنات والے ہیں اچھائیوں اور برائیوں کے) ’’مع ما في هذا المنهج من باطل‘‘ (یہ تو بات واضح ہو چکی ہے کہ منہج باطل ہے اور اس میں بہت سارا باطل موجود ہے) ’’وتزيين للبدع وأهلها وتلميعهم‘‘ (اور اس باطل کے ساتھ بدعت اور اہل بدعت کی تزیین اور خوبصورتی بھی ابھر کر باہر آتی ہے ان لوگوں کے اس منہج موازنات سے) ’’هم لا يطبقون هذا المنهج على أهل السنة المعاصرين السائرين على نهج السلف الكرام‘‘ (وہ خود اس منہج پر قائم نہیں ہیں خاص طور پر ان دور حاضر کے سلفی علماء جو سلف صالحین کے منہج پر قائم ہیں) ’’بل يقذفونهم بالبوائق والدواهي ظلماً وبغياً‘‘ (بلکہ دور حاضر کے سلفی علماء کی جب تنقید کرتے ہیں تو ظلم کرتے ہوئے بہت ہی آگے بڑھ جاتے ہیں اور ایسی تہمتیں لگاتے ہیں جو اُن علماء میں نہیں ہیں) ’’ويذيعونها في أرجاء الأرض‘‘ (اور پوری زمین میں ان تہمتوں کو اور ان غلط باتوں کو جو ان سلفی علماء کی طرف منسوب کرتے ہیں یا ان کی غلطیوں کو عام کر دیتے ہیں پوری دنیا میں) ’’ويفعلون كل ذلك‘‘ (اور یہ سب کیوں کرتے ہیں) ’’انتصاراً لأهل البدع‘‘ (حقیقتاً اہل بدعت کی نصرت کے لیے یہ سارا کچھ کرتے ہیں) ’’ومحاماة عنهم‘‘ (اور ان کی حمایت کرتے ہوئے) ’’فيقع المساكين في حمأة الصد عن سبيل الله‘‘ (تو یہ مسکین لوگ اس گڑھے میں گر جاتے ہیں چاہے جانتے ہوئے یا انجانے میں)۔ کس میں گر جاتے ہیں؟ ’’الصد عن سبيل الله‘‘ (اللہ تعالیٰ کے راستے کی رکاوٹ بن جاتے ہیں)۔

جب منہج حق میں آپ رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں، جب علمائے حق کو آپ بُرا بھلا کہتے ہیں اور اس کو عام بھی کر دیتے ہیں، تہمتیں لگاتے ہیں ان پر اور ان کو عام بھی کر دیتے ہیں دنیا میں تو حقیقتاً آپ عالم کی تنقیص نہیں کر رہے عزت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ﴾ (آل عمران:26)۔ تو حقیقتاً آپ کیا کر رہے ہیں؟ اُن کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا سورج پر تھوکنے سے کیا ہوتا ہے؟! (سبحان اللہ)۔ یہ بے وقوف احمق لوگ ہیں لیکن یہ نہیں جان رہے کہ وہ خود حق کے راستے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور خود حق سے لوگوں کو روک رہے ہیں۔ علماء کی تنقیص کرنے سے یاد رکھیں اہل حق کی تنقیص کرنے سے جو ان کی تنقیص کر رہا ہے جو ان پر ظلم کر رہا ہے علماء کی قدر و قیمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن وہ خود کہاں ہوتے ہیں؟ اچانک دیکھتے ہیں وہ خود اہل حق میں اور منہج سلف کے لوگوں کے بیچ میں بڑی دیوار رکاوٹ یہ لوگ قائم کر رہے ہوتے ہیں۔

"والصد عن منهج السلف" (اور منہج سلف کے راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور روکتے ہیں لوگوں کو) "من حيث يشعرون أو لا يشعرون" (چاہتے جانتے ہوں یا انجانے میں ان کو شعور ہو یا نہ ہو وہ ایسا کام کر رہے ہوتے ہیں) "ويقعون في حمأة الدعوة إلى الباطل والبدع" (اور دوسری طرف وہ بدعت کی طرف بلانے والے اور بدعت کی حمایت کرنے والے اور باطل کی طرف دعوت کرنے والے اور باطل کی حمایت کرنے والے ہو جاتے ہیں) "من حيث يشعرون أو لا يشعرون" (چاہے جانتے ہوں یا انجانے میں) "انتهى كلامه" (یہاں تک فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع ابن ہادی المدخلی کی اس کتاب المحجۃ البیضاء صفحہ نمبر 31 میں یہ قول شیخ صاحب نے نقل کیا ہے)۔

عجب بات ہے کہ آخری جو باتیں ہیں شیخ صاحب حفظہ اللہ یہ کہہ رہے ہیں منہج موازنات کے بارے میں ان لوگوں نے اہل بدعت نے اور حزبیوں نے خاص طور پر اخوان المسلمین اور دوسری جماعتوں نے جو ان کے ہم نوالے ہم پیالے ہیں پوری دنیا میں شور مچایا ہے کہ موازنات لازمی ہے، کسی کی اگر تنقید کرنی ہے جرح کرنی ہے تو اس کی اچھائیاں بیان کریں پوری دنیا میں شور مچایا ہوا ہے! ٹھیک ہے مجھے یہ تو بتائیں کیا آپ لوگ خود اس پر عمل کر رہے ہیں؟ شیخ ربیع (حفظہ اللہ) کی تنقید کی ہے ان لوگوں نے ایک اچھائی بیان کی ہے؟ ظلم کیا ہے واللہ شیخ صاحب پر ظلم کیا ہے تہمتیں لگائی ہیں، بہتان لگائے ہیں یہ منہج خود نہیں اپنایا! خود کیوں نہیں اپنایا کہہ دیتے کہ شیخ صاحب کی اچھائیاں بھی ہیں وہ عالم بھی تو ہیں! عالم بھی نہیں مانتے شیخ صاحب کو اگرچہ وہ علم حدیث میں پی ایچ ڈی ہیں یہ اُن کی اپنی فیلڈ ہے جرح و تعدیل میں ان کا اپنا علم

ہے وہ خود اپنی رائے پیش نہیں کر رہے علم کی بنیاد پر یہ بات کر رہے ہیں علماء کی تائید سے یہ بات کر رہے ہیں (سبحان اللہ)۔ اگر موازنات ہونے چاہیے ہوتے تو پھر ان کے کیوں نہیں کرتے بھئی ؟! آپ کے نزدیک بدعتی ہیں آپ کے نزدیک وہ فتنے والے ہیں تو پھر ان کی کوئی اچھائی تو بیان کر دیں۔

جو بھی سلفی عالم ہے دیکھ لیں آپ جن کا انہوں نے رَد کیا ہے ایک کا نام مجھے بتادیں جن کی انہوں نے بُرائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی خوبی بیان کی ہو ؟ تو ہمیں تو شور مچا مچا کر بہرا کر دیا ہے پوری دنیا میں شور مچایا ہے اور اس پر خود عمل کرنے والے نہیں ہو! تو شور کیوں مچایا ہے کس لیے ؟ صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے کیونکہ عوام الناس میں جو جاہل لوگ ہیں ان کو بات اچھی لگتی ہے کہ کسی کی برائی کرنا اچھا نہیں لگتا کریٹیسائز (Criticise) کرنا عمومی طور پر اچھا نہیں لگتا۔ جہالت کی وجہ سے عوام الناس میں جو جاہل لوگ ہیں کریٹیسائز (Criticise) کرنا لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کو چھوڑ دو اپنے حال پر کسی کو کچھ مت کہو لوگوں کی برائیاں کیوں کرتے ہو ہر بندے نے خود اپنے ربّ کو جواب دینا ہے۔ دیکھا شیطان کیسے خون میں دوڑتا ہے یہ وسوسے کیسے لے کر آتا ہے کہ ہر بندے نے خود اپنے ربّ کو جواب دینا ہے تم لوگوں کے کیوں پیچھے پڑے ہو کبھی یہ غلط ہے کبھی وہ غلط ہے، کبھی اِس کا رَد ہے کبھی اُس کا رَد ہے کام بھی کر رہے ہیں نا غلطی کس سے نہیں ہوتی ہر انسان سے غلطی ہوتی ہے کیوں پکڑ لیتے ہو ہر بندے کو ؟! اچھا اگر غلطی کی بھی ہے کوئی اچھائی بھی تو کر رہا ہے نا کوئی خوبی بھی تو اس کی بیان کر دیا کرو نا بھولے سے بھی، کتنے کالے دل ہیں ان لوگوں کے صرف برائیاں پکڑے رہتے ہیں لوگوں کی کوئی اچھائی نظر نہیں آتی ان کو ؟!

پتہ نہیں کالا دل کس کا ہے (سبحان اللہ)! دیکھیں جو چیز دل پر ہوتی ہے واللہ زبان اسے اگل ضرور دیتی ہے، اب یہ کالک ان کی زبانوں سے نکل رہی ہے کہتے ہیں کہ دل ہمارے پاک ہیں صاف ہیں اور سفید ہیں۔ علماء کی تنقید کرنا علماء کو بُرا بھلا کہنا ان پر ظلم کرنا تہمتیں لگانا یہ کون سی دل کی سفیدی ہے میرے بھائی ؟! اور منہج موازنات کی طرف بلا کر سلف صالحین پر تنقید کرنا، آج کے دورِ حاضر کے علماء کی بات نہیں کر رہا میں کتنی خطرناک بات ہے کہ سلف کی تجہیل بھی ہے سلف پر تہمت بھی لگا رہے ہیں ظلم کی اور بدعت کی تعظیم بھی ہے، منہج حق سے دوری خود بھی اختیار کرنی ہے لوگوں کو بھی اس سے دور رکھنا ہے کتنی خطرناک باتیں ہیں! کیا سفید دل والے ایسا کرتے ہیں ؟! سفید زبانوں والے ایسا کرتے ہیں یا سفید چہرے والے ایسا کام کرتے ہیں ؟! (سبحان اللہ)۔

الغرض، بلکہ شیخ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ شرح میں فرماتے ہیں (بڑی پیاری بات فرماتے ہیں) کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو یہ منہج لے کر آئے ہیں موازنات کا اگر ان کی مخالفت کریں خاص طور پر حاکم ہو یا صحیح منہج والے ان دو لوگوں کو نہیں چھوڑتے یہ لوگ۔ جو ان کے خلاف کوئی بھی اقدام کرے حاکم ہو یا صحیح منہج والا کوئی بھی شخص ہو تو پھر اس کی خیر نہیں ہے چاہے وہ دنیا کا سب سے بڑا عالم کیوں نہ ہو یہ اس کے خلاف مکمل تحریک چلاتے ہیں۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا (اور یہ کتاب لکھی ہوئی ہے موجود کتاب ہے) کہ جو تنظیم الاخوان کو صحیح نہیں سمجھتا تو اس کا کوئی اعتبار بھی نہیں ہے چاہے وہ دنیا کا سب سے بڑا عالم کیوں نہ ہو سب سے بڑا زاہد کیوں نہ ہو اور سب سے زیادہ نمازی اور خشوع و خضوع والا شخص کیوں نہ ہو بس ہمارے منہج کی مخالفت کی ہے اور تنظیم الاخوان کی مخالفت کی ہے دنیا کا سب سے بڑا عالم کیوں نہ ہو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں "لا اعتبار له"۔ قیمت کس کی ہے قدر کس کی ہے؟ جو ہمارے ساتھ ہے۔

جو اُن کے ساتھ ہے وہ بڑا معزز بڑا مکرم ہے چاہے دنیا کا جاہل ترین شخص کیوں نہ ہو چاہے اگرچہ علم کی اس نے خوشبو تک نہ سونگھی ہو لیکن علم کی باتیں وہ کرتا ہے وہ سب سے بڑا عالم ہے۔ دیکھ سکتے ہیں آپ سید قطب سے لے کر قرضاوی تک دیکھ لیں آپ یہ ان کے کبار علماء سمجھے جاتے ہیں جن کے لیے وہ اپنا سارا وقت ان کے دفاع میں ان کی حمیت میں لگا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں حق سمجھنے کی اور حق پر قائم رہنے کی ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (39: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔